النّحل

(An-Nahl)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اس سورہ کے مفاہیم کو سمجھنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ اس سورہ میں قدرت کے عطا کردہ انعامات کو بطور دلیل تشبیہاً پیش کیا گیا ہے۔آیت نمبر ۷ میں کچھ نعما کا ذکر ہے۔ملاحظہ فرمائیے وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ جس کا عمومی ترجمہ میں ان کو تشبیہ کے بجائے حقیقی معنوں میں لیا گیا ہے۔حالانکہ انہی کو آیت نمبر ۲۹ میں متکبرین کہا گیا فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ (سو دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہو پس متکبرین کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے)

دوسری بات یہ کہ اس سورہ کی ابتدا ہی یہ بتا رہی ہے کہ اس میں کسی ایسے حادثے کے متعلق بات ہو رہی ہے جو بہت جلد واقع ہونے والا ہے۔جس کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے۔یعنی یہ واقعہ رسالتمآب کی زندگی میں ہی وقوع پذیر ہو چکا ہے۔

تیسری بات کہ ان نعما کا ذکر کرنے کا مقصد کیا ہے۔۔۔؟

یقیناً خدا اپنے انعامات کا احسان نہیں جتانا چاہتا ہے۔کوئی بھی محسن اپنے احسان کو نہیں جتایا کرتا۔۔۔!پھر کیا وجہ ہے کہ خدا اپنے احسانات اور کائنات کے وجود کو بار بار یاد کراتا ہے۔ہمارے علما کا خیال ہے کہ اس یاد دہانی کا تقاضہ ہے کہ اس خدا کی عبادت کی جائے جس نے یہ تمام احسانات کئے ہیں۔لیکن یہ بھی اس خالق کے شایان شان نہیں کہ خدا جس نے انسانیت پر اتنے بڑے بڑے احسان کئے وہ اس کے بعد یہ تقاضہ کرے کہ اس کی عبادت کی جائے۔۔۔۔!

جی ہاں اصل میں ان احسانات کا ذکر اس لئے ہو رہا ہے کہ انسانیت بھی کائنات میں بسنے والوں پر اسی طرح احسان کی روش اختیار کرے جس طرح خدا نے اس انسان کے ساتھ اختیار کی ہے۔اس کائنات کی چیزوں کی مثال دے کر یہ دلیل بھی دی گئی ہے کہ اگر خود نہیں سمجھ رہے تو ان سے ہی کچھ سیکھو۔

چوتھی بات کہ خدا اپنے وجود یا یکتا ہونے کو ثابت کرنے کے لئے یہ دلائل دے رہا ہے۔۔۔تو یہ بات بھی سمجھ سے باہر ہے۔۔وہ اس لئے کہ مشاہدہ خود ثابت کر رہا ہے کہ اس کائنات کا بنانے والا یکتا ہے۔اسے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کسی زور زبردستی یا خوف دلانے کی ضرورت نہیں۔

پانچویں بات کہ اس سورہ میں ان اقوام یا افراد کے متعلق بات ہو رہی ہے جو ابھی ابھی مملکت الہیہ کے ساتھ ملحق ہوئے ہیں اور انکے لئے انفرادی و انتظامی احکامات جاری کئے گئے ہیں۔

1	أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ	
	مملکت الہیہ کا فیصلہ آچکا ہے اس لئے تم اس کی جلدی نہ کرو۔۔۔ تمام تر جدوجہد اسی کے لئے ہے اور وہ ان چیزوں سے بلند ہے جن میں وہ اشتراک کرتے ہیں۔	
2	يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ	
	مملکت الہیہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتی ہے اپنی حاکمیت کے ساتھ نافذین احکامات کو مقرر کرتی ہے تاکہ وہ پیش آگاہ کریں کہ مملکت الہیہ کے علاوہ کوئی حاکم نہیں پس میرے ساتھ ہم آہنگ ہو جاؤ۔	
3	خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ	
	اسی نے تمام بلند و زیریں کے حقوق کے اخلاقیات دئے اور وہ ان چیزوں سے بلند ہے جن کا وہ اشتراک کرتے ہیں۔	
4	خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ	
	اس نے انسان کو عیب کی کیفیت سے نکال کر انسان بنایا۔ تو وہ فوراً صریح جھگڑالو بن بیٹھا۔	
5	وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ	

اسی نے تمہارے لئے چوپائے جیسے لوگوں کو اخلاقیات عطا کیں جس میں تمہارے لیے مملکت کی طرف سے عطیہ اور منافع ہے اور انہی میں سے تم فائدے حاصل بھی کرتے ہو۔

مباحث:۔

دِفْءٌ ۔۔مادہ د ف ی ۔۔،معنی۔۔ا، گرمائی حاصل کرنا۔۔۲،خوب بخشش کرنا۔۔۳،لوگوں کو اکٹھا کرنا ادفات القوم قوم کو یکجا کرنا۔ متحد ہونا۔

اَلْأَنْعَامَ ۔۔مادہ۔۔ ن ع م ۔۔معنی۔۔نعمت۔،ملائم ہونا۔تر و تازہ ہونا، خوشگوار ہونا۔خوشحال ہونا۔۔ انعم علیہ کسی کو کوئی چیز عطا کرنا،نوازنا،اِنعام عطیہ بخشش۔۔،النَّعَمُ ۔۔جانوروں پر مشتمل مال و دولت۔ عرب میں ذریعہ معیشت چوپائے اور عورت ہی ہوتے تھے اس لئے ان ہی دو کو لوٹ کر لے جاتے تھے اور اسی وجہ سے عورت کو بھی مال مویشی کی طرح رکھتے تھے اور آج بھی وہی رواج چلا آرہا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ انسانوں کی خرید و فروخت ۱۹۶۵ عیسوی تک جاری تھی۔ جس کو U N O نے بند کروایا۔

6 وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ

اور تمہارے لئے ان کے معاملے میں حسن و جمال ہے جب کہ تم حاکمیت قائم کرتے ہو اور جس وقت تم ان کو علیحدہ کرتے ہو۔

مباحث:۔

جَمَالٌ ۔۔،مادہ جمل۔۔،معنی۔،اکٹھا کرنا۔،جمع کرنا۔، حسن سلوک کرنا،متحد ہونا مختصر کرنا المجمل مختصر

تُرِيحُونَ ۔۔مادہ۔۔ ر و ح۔۔ حکومت۔،حاکمیت۔،راحت۔۔،آرام۔،سکون۔،راحت۔،ہوا۔

تَسْرَحُونَ۔۔مادہ س ر ح۔۔ معنی۔۔ علحدہ کرنا، الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ (طلاق دو بار ہے پھر یا تو روک لیا جائے یا حسن کارانہ انداز سے رخصت کر دیا جائے)۔آزادی۔،رہائی۔،سہولت۔،عجلت۔معاملات کا آسان بنانا۔

7 وَتَحۡمِلُ أَثۡقَالَكُمۡ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمۡ تَكُونُواْ بَٰلِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ ٱلۡأَنفُسِۚ إِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ

اور تمہاری بھاری ذمہ داریاں اٹھا کر ان بستیوں تک جاتے ہیں جہاں تک تم بغیر مشقت کے نہیں پہنچ سکتے تھے، بے شک تمہارا نظام ربوبیت بار حمت بہت شفقت والا ہے۔

8 وَٱلۡخَيۡلَ وَٱلۡبِغَالَ وَٱلۡحَمِيرَ لِتَرۡكَبُوهَا وَزِينَةٗۚ وَيَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُونَ

اور تکبر کرنے والے۔، دوغلے اور مذہبی پیشوا کہ جنکو تم ایک مزین حالت میں ترکیب دیتے ہو۔، اور مملکت الہیہ ایسے اخلاقیات عطا کرتی ہے جو تم کو معلوم نہیں۔

مباحث:۔

وَالْخَيْلَ ۔۔مادہ۔۔خ ی ل ۔۔، معنی۔۔تکبر کرنا، بھانپنا۔گمان کرنا، خیال کرنا۔ گھٹا۔ بجلی۔، رجل خال ایسا آدمی جو ہر چیز دوسروں کو دے کر خالی ہو جائے۔رجل خال مال مال کا اچھا منظم۔۔۔امیر کے لئے بلند کیا جانے والا پرچم۔ وغیرہ

وَالْبِغَالَ ۔۔مادہ۔ب غ ل ۔۔ معنی۔۔ سست کند ذہن۔۔، دوغلی ذہنیت والا۔، دو قوموں سے پیدا ہونے والا۔، خچر

وَالْحَمِيرَ ۔۔مادہ ح م ر ۔۔ معنی۔ سرخ۔، اس مادہ سے جتنے بھی الفاظ بنتے ہیں ان میں سرخی کا پہلو موجود ہوتا ہے۔احمر الرجل سرخ بچوں والا۔، حمیری قوم جو اپنے رنگ کی وجہ سے حمیری کہلائی۔

لِتَرْكَبُوهَا ۔۔مادہ۔۔ر ک ب ۔۔ معنی۔۔ترکیب دینا۔، ہم رکاب ہونا۔۔، مرکب۔ چوکور۔

9 وَعَلَى ٱللَّهِ قَصۡدُ ٱلسَّبِيلِ وَمِنۡهَا جَآئِرٞۚ وَلَوۡ شَآءَ لَهَدَىٰكُمۡ أَجۡمَعِينَ

	اور مملکت الهیه پر اپنے احکامات کی طرف توجہ دلانے کی ذمہ داری ہے۔اور ان احکامات میں ہی پناہ ہے اور اگرچہ کہ اس کے قانون مشیت میں ہے کہ وہ تم سب کو ہدایت عطا کر دے۔
	مباحث:۔عام مترجمین نے جَائِرٌ کا ترجمہ ٹیڑھ کیا ہے۔سوچنے کی بات ہے کہ السَّبِيلِ میں ٹیڑھ کیوں کر ہو سکتی ہے۔
10	هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ
	وہ مملکت الهیه ہی ہے جس نے تمہارے لئے قوانین مملکت پیش کئے جس سے تم سیراب بھی ہوتے ہو اور اس سے جمیعت بنتے ہو اور اس سے بلندی پاتے ہو۔
	مباحث:۔ اس آیت میں مِنَ السَّمَاءِ مَاءً کا عمومی ترجمہ آسمان سے پانی ہے۔لیکن اگر اس کو تشبیہاً لیا جائے تو جیسا کہ مختلف آیات میں ہم ثابت کر چکے ہیں کہ اس اصطلاح کا مفہوم وحی الٰہی اور قوانین قدرت ہے جو انسان کو قدرت کی طرف سے ملتے ہیں۔تفصیل کے لئے سورہ الانفال کی آیت نمبر ۱۱ ملاحظہ کیجئے۔
11	يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ
	تمہارے واسطے اسی سے نسل چلائی اور نرم خو اور سچے خیر خواہ اور روادار و والے انسان پھیلائے اور ہر قسم کے نتائج نکالے۔ بے شک اس میں غور و فکر کرنے والی قوم کے لئے دلائل ہیں۔

مباحث:۔

الزَّرۡعَ ۔۔مادہ۔ز ر ع ۔۔ معنی کھیتی۔۔، محاورتاً۔۔اولاد

مندرجہ بالا تشبیہات میں جو خصوصیات نظر آرہی ہیں اس کے مطابق یہ اقوام کی الگ الگ ذہنیت کی بات ہو رہی ہے۔کیونکہ آیت کے آخیر میں یہ کہا کہ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے دلائل ہیں جو غور کرتے ہیں۔

12	وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ
	ظلمات اور خوشحالی اور حاکم و محکوم کو اپنے قانون سے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور اس کے حکم کے ساتھ ممیز اشخاص مسخر ہوتے ہیں۔۔۔،بے شک اس میں عقل والوں کے لئے دلائل ہیں۔
13	وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ
	اور تمہارے واسطے عوام میں مختلف رنگ ڈھنگ کے لوگ پھیلائے ہیں یقیناً اس میں یاد دہانی کرانے والی قوم کے لئے دلائل ہیں۔
14	وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

وہ وہی ہے جس نے بحران پر قابو دیا تاکہ تم اس بحرانی کیفیت میں لوگوں سے مضبوط اور خوشگوار تعلقات بناؤ۔ اور اسی سے اعلیٰ کردار کے مالک لوگوں کو چنو گے اور جن کے ساتھ تم رہو گے۔۔۔، اور تم ان مفلوک الحال لوگوں کو بھی دیکھتے ہو جن میں سے اچھوں کا انتخاب کرو تاکہ اس کا فضل تلاش کرو اور اس فضل کا صحیح استعمال کرو۔

مباحث:۔

طَرِيًّا ۔۔مادہ۔ط ر ی ۔۔ معنی۔۔نرم ونازک۔۔تروتازہ۔متوجہ ہونا۔خوش گوار ہونا۔

حِلْيَةً ۔۔مادہ۔۔ح ل ی ۔۔آراستہ کرنا،اعلیٰ کردار کامالک ہونا۔اعلیٰ خوبیوں سے متصف ہونا۔،زینت

تَلْبَسُونَهَا ۔۔مادہ۔۔ل ب س۔۔ معنی۔۔لبس علیہ الامر کسی پر کوئی چیز مشتبہ کردینا۔۔خلط ملط کرنا۔۔لبس الثوب پہننا۔۔ لبس قوماً ایک عرصے تک لوگوں کی محبت سے بہرہ ور ہونا۔۔لبس الناس کسی قوم میں رہنا۔ لباس التقویٰ۔۔حیا۔ عمل صالح۔

الْفُلْكَ ۔۔مادہ۔۔ف ل ک ۔۔ معنی۔۔بنیادی معنی گول ہونا۔۔اسی سے اجرام فلکی جوزمین کے گرد گھومتے ہیں۔مفلوک الحال جو معیشت کے چکر میں ہی پھنسا رہے۔

مَوَاخِرَ ۔۔مادہ۔۔م خ ر۔۔ معنی۔۔ کشتی یا جہاز یا تیراک کا پانی کو چیرنا۔۔چھانٹنا پسند کرنا۔۔ امتخر القوم لوگوں میں سے اچھوں کا انتخاب کرنا

تَشْكُرُونَ ۔۔مادہ ش ک ر ۔۔ معنی۔۔ کسی چیز کا صحیح استعمال کرنا۔کیونکہ ہمارے اسلام میں ہر چیز زبانی کلامی ہی بن گئی ہے اس لئے شکر کرنا بھی زبانی کلامی ہی بن کر رہ گیا ہے۔ ہم اس سے پہلے بھی اس بات کو واضح کر چکے ہیں کہ جب تک کسی نعمت کو اس کے مقصد کے تحت نہ استعمال کیا جائے اس کا شکر ادا نہیں ہوتا۔مثلاً کسی دوست کے دیئے ہوئے رومال کو بجائے رومال استعمال کرنے کے اگر آپ اس کا جھاڑن بنا دیں تو یہ اس شخص کی دل آزاری کا سبب بنے گا اور اس کی ناشکری اور ناقدری ہو گی خواہ آپ دسیوں دفعہ اس دوست سے زبانی شکریہ کہتے رہیں اس کے برعکس اگر آپ اسی رومال کو ہمیشہ اپنے کوٹ کی جیب میں بطور زینت لگائیں تو وہ دوست آپ کو ایک قدر شناس شخص جانے گا۔اس لئے یاد رکھئے ہر چیز کا اس کے مقصد کے تحت استعمال اس کے دینے والے کا شکر ہے۔

15	وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

اور عوام کے معاملے میں ہم نے خیر و شر میں ثابت قدم رہنے والے دئے تاکہ تم ڈانوا ڈول نہ ہو۔۔۔،اور خوشحالیاں اور راستے تاکہ تم ہدایت پر رہو۔

مباحث۔

رَوَاسِيَ ۔۔مادہ۔۔ر س و ۔۔ معنی۔۔جمے ہونا۔،ٹک جانا۔، لنگرانداز ہونا۔،خیر و شر میں ثابت قدم (بحوالہ قاموس الوحید)

تَمِيدَ ۔۔مادہ۔۔م ی د ۔۔ معنی۔۔ہلنا ڈگمگانا،ڈانواڈول ہونا۔،۔، میدان۔،المایدہ دستر خوان۔عطیہ دینا۔، جھومنے اور اترانے والا۔، متکبر۔

16 وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ

اور نشان راہ اور ممیز افراد کے ذریعے وہ ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

مباحث:۔

وَعَلَامَاتٍ ۔۔مادہ ع ل م ۔۔نشان۔،نشان راہ۔،سنگ میل۔، لیبل۔،ٹوکن۔،اشارہ۔،مرض کی علامت۔،

النَّجْمِ ۔۔مادہ ن ج م ۔۔طلوع ہونا۔،ظاہر ہونا۔،ستارہ۔،کسی کے دل میں نظریہ یا خیال پیدا ہونا۔،بات کا سوجھنا۔،سورہ الواقعہ کی آیات ۷۵ تا ۸۱ میں النجوم کو بطور گواہی کے پیش کرنے کے بعد واضح کر دیا کہ یہ گواہی قرآن عظیم کی گواہی ہے۔

17 أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

پھر کیا جو اخلاقیات دیتا ہے اس کے برابر ہ سکتا ہے ہے جو کوئی اخلاقیات نہیں دیتا۔ پھر تم سوچتے کیوں نہیں۔۔۔۔؟

18	وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ	
	اور اگر تم مملکت الهیہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو ان کا شمار نہیں کر سکو گے بے شک مملکت الهیہ بارحمت انتہائی حفاظت فراہم کرنے والی ہے۔	
19	وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ	
	اور مملکت الهیہ کو معلوم ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔	
20	وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ	
	اور وہ لوگ جو مملکت الهیہ کے علاوہ دعوت دیتے ہیں وہ کوئی بھی اخلاقیات نہیں دیتے۔ بلکہ وہ تو خود اخلاقیات دیے گئے ہیں۔	
21	أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ	
	وہ تو ناکام ہیں جن میں کوئی حیات آفرینی نہیں اور وہ نہیں جانتے کہ احتساب کے لئے کب کھڑے کئے جائیں گے۔	

مباحث:۔

آیت نمبر ۲۰ میں کچھ لوگوں کے لئے کہا گیا کہ اور جنہیں اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں (عمومی ترجمہ) جس میں تخلیق سے مراد پیدائش کے مراحل یعنی پیدا کرنے کے معنی میں لیا گیا ہے۔ ہم نے اس تخلیق کو اخلاقیات سے تعبیر کیا ہے اور قوانین واصول کے معنی میں لیا ہے۔ خلق کا مفہوم خواہ پیدائش کے مراحل کئے جائیں یا اصول وضوابط کیا جائے ایک بات واضح ہے کہ یہ زندہ انسانوں کی بابت بات ہو رہی ہے۔ انہی لوگوں کو اگلی آیت نمبر ۲۱ میں أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ وہ تو مردے ہیں جن میں کوئی حیات آفرینی نہیں اور وہ نہیں جانتے کہ کب کھڑے کئے جائیں گے۔

دیکھئے اس آیت میں ان زندہ انسانوں کو ہی ناکام ومردہ کہا گیا ہے جن کا ذکر آیت نمبر ۲۰ میں ہوا ہے اور جو زندہ انسان ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مردہ بمعنی بدکردار اور بے اصول لوگوں کو کہا گیا ہے اور یہی مردہ انسان ہیں جن کو اصول وضوابط دے کر زندہ کیا گیا ہے۔

22	إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ
	تمہارا حاکم یکتا حاکم ہے پھر جو انجام کار امن قائم کرنے والے نہیں ان کے مراکز انکاری ہیں اور وہ تکبر کرنے والے ہیں۔
23	لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ
	بے شک مملکت الٰہیہ جانتی ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتی۔
24	وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

	اور جب ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے نظام ربوبیت نے کیا پیش کیا ہے تو کہتے ہیں وہی جو پہلوں کی لکھی ہوئی ہیں۔	
25	لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ	
	تاکہ مملکت الہیہ کے قیام کے دور میں اپنے پورے بوجھوں کی ذمہ داری اٹھائیں اور ان کے بوجھ کی ذماداری بھی اٹھائیں جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے ہیں۔ آگاہی ہے۔۔۔۔، کہ برا بوجھ ہے جو وہ اٹھاتے ہیں۔	
26	قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ	
	یقیناًان سے پہلے لوگوں نے بھی سازش کی تھی پھر مملکت الہیہ نے ان کی بنیادوں کو قائدے قوانین کے مطابق جڑوں سے اکھاڑ پھر ان کے اوپر اس نظام کی چھت آپڑی اور ان کے اوپر وہاں سے سزا آئی جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوئی۔	
27	ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ	
	پھر وہ ان کو مملکت کے قیام کے وقت رسوا کرے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کرتے تھے۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ آج انکار کرنے والوں کی رسوائی اور برائی ہے۔	
28	الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ ۚ بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ	

اپنے لوگوں پر ظلم کرنے والوں کو نافذین احکامات بھرپور بدلہ دیتے ہیں، سو وہ سلامتی کا پیغام دیتے ہیں۔۔۔، کہ ہم کوئی برائی نہیں کیا کرتے تھے،۔۔۔۔، کیوں نہیں بیشک مملکت الہیہ خوب جانتی ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے،

مباحث:۔
محترم ابوالاعلیٰ کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔۔۔،
”ہاں، اُنہی کافروں کے لیے جو اپنے نفس پر ظلم کرتے ہوئے جب ملائکہ کے ہاتھوں گرفتار ہوتے ہیں تو (سرکشی چھوڑ کر) فوراً ڈگیں ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں "ہم تو کوئی قصور نہیں کر رہے تھے" ملائکہ جواب دیتے ہیں "کر کیسے نہیں رہے تھے! اللہ تمہارے کرتوتوں سے خوب واقف ہے“ (ابو الاعلیٰ مودودی)
مولانا مودودی کا ترجمہ پیش کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ مولانا صاحب بھی لوگوں کو ملائکہ کے ہاتھوں گرفتار کروا رہے ہیں غور کیجئے۔

29 فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ

پس تم قید خانے کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ، تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو، سو تکبّر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے،

30 وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا خَيْرًا ۗ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ

اور ان لوگوں سے جو مملکت الہیہ کے احکامات سے ہم آہنگ رہتے ہیں کہا گیا کہ تمہارے نظام ربوبیت نے کیا دیا تو کہتے ہیں۔۔ سراپا خیر۔۔ جن لوگوں نے احسان کی روش اختیار کی ہے اس موجودہ دور میں بھی بہتری ہے اور آنے والا دور بھی سراپا خیر ہے۔ اور احکامات پر عمل پیرا لوگوں کا کیا ہی اچھا دور ہے۔

31 جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ

	خوشحال ریاستیں جن میں وہ داخل ہوتے ہیں جن کے تحت خوشحالی رواں دواں ہے اور جو چاہیں انہیں وہاں ملتا ہے ا۔۔، مملکت الٰہیہ متقیوں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے۔
32	الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
	وہ لوگ کہ جن کو نافذین احکامات بھرپور بدلہ دیتے ہیں ایسے حال میں کہ وہ بے عیب ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں تم پر ریاست میں سلامتی ہو داخل ہو جاؤ بسبب ان کاموں کے جو تم کرتے تھے۔
33	هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ
	یہ تو صرف اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس یا تو نافذین احکامات آئیں یا تیرے نظام ربوبیت کا کوئی حکم آئے۔۔، اسی طرح ان سے پہلوں نے بھی کیا تھا اور مملکت الٰہیہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔
34	فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
	پھر انہیں ان کے بداعمالی کے نتیجے مل کر رہے اور جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے اسی نے انہیں گھیر لیا۔
35	وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

	اور احکامات کے ساتھ اشتراک کرنے والوں نے کہا کہ اگر مملکت کی مشیت میں ہوتی تو نہ تو ہم اور نہ ہی ہمارے بڑے اس کے سوا کسی کی فرمانبرداری کرتے اور نہ ہی اس کے حکم کے سوا کسی چیز کو ناجائز ٹھیراتے۔۔اسی طرح ان لوگوں نے کیا تھا جو ان سے پہلے تھے پھر پیامبروں کے ذمہ تو صرف صاف صاف پہنچاناہی ہے۔	
36	وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ	
	اور بے شک ہم نے ہر امت میں ایک پیامبر بھیجا کہ قوانین مملکت الٰہیہ کی فرمانبرداری کرو اور سرکش افراد سے بچو پھر ان میں سے بعض کو مملکت نے ہدایت پر پایا۔۔۔،اور بعض پر گمراہی ثابت ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔،اس لئے ملک میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا تھا۔	
37	إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ	
	اگر تم ان لوگوں کو ہدایت پر لانے کی تمنا کرتے ہو تو مملکت الٰہیہ ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جس کو وہ گمراہ قرار دے اور نہ ہی ان کے لیے کوئی مددگار ہے۔	
38	وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ	
	اور مملکت الٰہیہ کو گواہ بنا کر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ مملکت الٰہی اس شخص کا جو ناکام ہو جائے تقرر نہیں کرتی۔۔۔۔کیوں نہیں۔۔۔! اس کے ذمہ برحق وعدہ ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔	

39	لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ	
	تاکہ ان پر ظاہر کر دے وہ بات جس کے بارے میں یہ جھگڑتے ہیں اور تاکہ انکاری لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ جھوٹے تھے۔	
40	إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ	
	جب ہم کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے لیے ہمارا اتنا ہی اعلان ہوتا ہے۔۔ ''کہ ہو جا'' تو پھر وہ ہونے لگتا ہے۔	
41	وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ	
	اور جنہوں نے مملکت الہیہ کے بارے میں نظریاتی ہجرت کی اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا تو لازماً ہم انہیں موجودہ حالت میں اچھی جگہ دیں گے اور انجام کار بدلہ تو بہت ہی بڑا ہے اگر کہ یہ لوگ سمجھتے ہوتے۔	
42	الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ	
	جو لوگ ثابت قدم رہے اور اپنے نظام ربوبیت پر بھروسہ کیا۔	
43	وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ ۚ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ	
	اور ہم نے تم سے پہلے بھی مرد میدان ہی بھیجے تھے جن کی طرف ہم پیغام بھیجا کرتے تھے سو اگر تمہیں علم نہیں ہے تو اہل الذکر سے پوچھ لو۔	

	مباحث:۔ أَهْلَ الذِّكْرِ کون ہوتے ہیں۔ کسی نے اہل تورات کو کہا تو کسی نے اہل عمل کو کہا۔ قرآن میں الذِّكْرِ سے مراد مملکت الہیہ کے احکامات کے جاننے اور ماننے والوں کو کہا گیا ہے۔ سورہ الحجر کی آیت نمبر ۹ میں اس کے لئے کہا گیا ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۔ جس کے بعد کوئی شک نہیں رہتا کہ أَهْلَ الذِّكْرِ قرآن کی اہلیت رکھنے والوں کے لئے کہا گیا ہے۔ اگلی آیت اس کی مزید توثیق کرتی ہے۔
44	بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ
	دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ، یہ الذکر ہم نے تمہاری طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو بھیجا گیا ہے تم اسے کھول کھول کر بیان کردو، تاکہ وہ غور و فکر کریں۔
45	أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ
	بدترین چالیں چلنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ مملکت الہیہ انہیں ذلیل و خوار کردے یا ان کے پاس ایسی جگہ سے سزا آئے جہاں کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہو۔
46	أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ
	یا انہیں انکی الٹ پھیر کے معاملے میں پکڑ لے پس وہ عاجز کرنے والے نہیں ہیں۔
47	أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ

	یا کسی خوف کی بنیاد پر اس کا مواخذہ کیا جائے۔ بلاشبہ تمہارا نظام ربوبیت بارحمت شفیق ہے۔	
48	أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ	
	کیا ان لوگوں نے اس کی طرف نہیں دیکھا جس کو مملکت الہیہ نے اخلاقیات سے نوازا کہ اس کا اثر و رسوخ دائیں اور بائیں بازو کی جماعتوں پر پڑتا ہے مملکت الہیہ کے آگے سرنگوں ہوتے ہوئے اور وہ عاجزی کرتے ہیں۔ اور وہ عاجزی کا اظہار کرنے والے ہیں۔	
49	وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ	
	یقیناً حکومت اور عوام کے تمام لوگ اور نافذین احکامات مملکت الہیہ کے آگے سرنگوں ہوتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ہیں۔	
50	يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ	
	وہ اپنے بالادست نظام ربوبیت سے ڈرتے ہیں اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے وہ بجا لاتے ہیں۔	
51	وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ	
	اور مملکت الہیہ کا تقاضہ ہے کہ دو دو حاکم نہ بناؤ۔۔۔ حاکم تو وہی ایک مملکت الہیہ ہی ہے تو مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔	
52	وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ	

	اور جو کچھ حکومت اور عوام کے معاملے میں ہے وہ سب اسی کی ذمہ داری ہے اور اسی کا نظام لازم ہے۔ تو تم مملکت الٰہیہ کے سوا دوسروں کی فرمانبرداری کیوں اختیار کرتے ہو۔	
53	وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ	
	اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب مملکت الٰہیہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف پناہ کے لئے جاتے ہو،	
54	ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ	
	اور جب وہ تکلیف کو دور کردیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ اپنے نظام ربوبیت ے ساتھ اشتراک کرنے لگتا ہے۔	
55	لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ	
	تاکہ ان نعمتوں کا انکار کریں جو ہم نے انہیں عطا کی ہیں سو فائدہ اٹھالو اس کے بعد جلد معلوم ہی ہو جائے گا۔	
56	وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ	
	اور یہ ہمارے دئے ہوئے رزق میں سے ان کا بھی حصہ قرار دیتے ہیں جو لاعلم ہیں۔۔۔ مملکت الٰہیہ گواہ ہے کہ عنقریب تم سے تمہارے افترا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔	
57	وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ	

	اور مملکت الٰہیہ کے لئے کمزوریاں قرار دیتے ہیں اور اپنے لئے وہ سب کچھ جو یہ چاہیں جب کہ تمام تر جدوجہد اسی کے لئے ہے۔	
	مباحث:۔ اس آیت میں الْبَنَاتِ کا عمومی ترجمہ لڑکیاں کیا جاتا ہے۔جس کی وجہ سے معاشرے میں لڑکیوں کو کمتر درجہ دیا جاتا ہے۔۔جو اسلام کی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتا۔تاریخ بتاتی ہے کہ اسلام میں سیدہ عائشہ اور سیدہ فاطمہ ہو گزری ہیں جو جنس کے لحاظ سے عورت تھیں لیکن تمام مردوں سے زیادہ عاقل و بالغ تھیں۔	
58	وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ	
	اور جب خود ان میں سے کسی کو کمزور ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو اس کی توجہات بالادستی پر چھا جاتی ہے۔اور اس کا دل گھٹنے لگتا ہے۔	
	مباحث:۔ مُسْوَدًّا ۔۔مادہ۔۔ س و د ۔۔معنی۔سردار،شان و شوکت وال۔بلند مرتبہ۔حیثیت دار۔بالا دست۔صاحب اقتدار۔حکمران۔اسود کالا۔ كَظِيمٌ ۔۔مادہ۔۔ ک ظ م معنی۔غصے کا ضبط کرنے والا۔دل ہی دل میں کڑھنے والا۔غمگیں۔	
59	يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ	
	وہ اس بری خبر سے جو اسے دی گئی ہے لوگوں سے رائے لیتا ہے کہ ذلت کے ساتھ اسے چمٹائے رکھے یا اسے خاک نشیں کر دے۔۔۔کیا ہی برا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں۔	

مباحث:۔

أَمۡ يَدُسُّهُۥ فِي ٱلتُّرَابِ کا عمومی ترجمہ (یا اسے مٹی میں گاڑ دے) کیا جاتا ہے۔ قتل اولاد کو تفصیلاً سورہ الانعام کی آیت نمبر ۱۳۷ میں زیر بحث لا چکے ہیں ملاحضہ فرمایئے۔

وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ قَتۡلَ أَوۡلَٰدِهِمۡ شُرَكَآؤُهُمۡ لِيُرۡدُوهُمۡ وَلِيَلۡبِسُواْ عَلَيۡهِمۡ دِينَهُمۡۖ وَلَوۡ شَآءَ ٱللَّهُ مَا فَعَلُوهُۖ فَذَرۡهُمۡ وَمَا يَفۡتَرُونَ

اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لئے ان کے شریکوں نے ان کے قوم کے سپوتوں کا قتل مزین کر دکھایا ہے تاکہ انہیں برباد کر دیں اور ان کا ضابطہ حیات اُن پر مشکوک کر دیں اور اگر مملکت الہیہ کے قانون مشیت میں ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔۔۔ اس لئے تم انہیں اور ان کے جھوٹ کو جو وہ گھڑ رہے ہیں چھوڑ دو۔

قتل اولاد۔۔۔۔۔۔!!

کیا قتل اولاد بچوں کی گردن کاٹ کر تن سے جدا کرنا قتل ہے۔۔۔؟ یا قوم کے سپوتوں کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھنا اور نظام ربوبیت میں ان کے حقوق کا مارنا قتل اولاد ہے۔۔؟ تاکہ وہ تعلیم کے زیور سے محروم رکھے جائیں۔ اور جہالت کی عمیق گہرائی میں پڑے رہیں اور ایک دوسرے کے حقوق کی چھینا جھپٹی میں لگے رہیں۔ دیکھئے اس آیت سے واضح ہو گیا کہ قوم کے سپوتوں کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھنا ہی اولاد کا قتل ہے۔

60	لِلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ بِٱلۡأٓخِرَةِ مَثَلُ ٱلسَّوۡءِۖ وَلِلَّهِ ٱلۡمَثَلُ ٱلۡأَعۡلَىٰۚ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ
	ان لوگوں کے لئے جو لوگ آنے والے دور میں امن قائم کرنے والے نہیں ہوتے ان کی بری مثال ہے اور مملکت الہیہ کے لئے اعلیٰ ترین صفت ہے اور وہ بربنائے حکمت غلبے والی ہے۔
61	وَلَوۡ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِظُلۡمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيۡهَا مِن دَآبَّةٖ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمۡ إِلَىٰٓ أَجَلٖ مُّسَمّٗىۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمۡ لَا يَسۡتَـٔۡخِرُونَ سَاعَةٗ وَلَا يَسۡتَقۡدِمُونَ

	اور اگر مملکت الہیہ لوگوں کو انکے ظلم کے سبب مواخذہ کرے تو زمین پر کسی انسان کو نہ چھوڑے لیکن ایک مقرر نتیجہ تک انہیں مہلت دیتا ہے پھر جب ان کا نتیجہ سامنے آجاتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔	
62	وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ	
	یہ لوگ وہ چیزیں مملکت الہیہ کے لیے تجویز کر رہے ہیں جو خود اپنے لیے اِنہیں ناپسند ہیں، اور ان کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ اِن کے لیے بھلا ہی بھلا ہے ! بے شک ان کے لیے تو دشمنی کی آگ ہی ہے اور وہ حد سے گزارے گئے لوگ ہیں۔	
63	تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ	
	مملکت الہیہ اس بات پر گواہ ہے کہ ۔۔! ۔۔ ہم تم سے پہلے کتنی ہی امتوں کی طرف رسول بھیج چکے ہیں پس قوت باطلہ نے ان کے اعمال خوشنما کرکے دکھائے سو وہی آج ان کا سرپرست ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔	
64	وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ ۙ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ	
	اور ہم نے تم پر یہ کتاب صرف اس لئے پیش کی کہ تم لوگوں پر اس بات کو واضح کردو جس میں یہ اختلاف کرتے ہیں اور یہ کہ ہدایت اور رحمت امن قائم کرنے والوں کے لیے ہے۔	
65	وَاللَّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ	

مملکت الہیہ نے بلندیوں سے ضابطہ حیات عطا کیا جس سے عوام کے مردہ ہونے کے بعد حیات آفرینی عطا کی یقیناً اس میں ایک دلیل ہے سننے والوں کے لیے۔

باحث:۔

اور اللہ نے آسمان سے پانی اتارا ہے اور اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مردہ (بنجر) ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ بے شک اس میں آوازِ حق سننے والوں کے لئے بڑی نشانی ہے۔

اس آیت میں پانی کا ذکر ہے جو أَنزَلَ اتارا گیا۔ اس مقام پر ماضی کا صیغہ کیوں لایا گیا۔؟ اگر یہاں بارش کے پانی کی بات ہو رہی ہے تو ماضی کے بجائے مضارع کا صیغہ ہونا چاہئے کیونکہ بارش کا پانی تو ہمیشہ ہی اتر تا رہتا ہے۔ یہ تو کسی ایسے پانی کی بات ہو رہی ہے جو ایک ہی دفعہ اترا تھا۔

دوسری بات کہ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ بے شک اس میں آوازِ حق سننے والوں کے لئے بڑی نشانی ہے۔ (محمد حسین نجفی) یقیناً اس میں ایک نشانی ہے سننے والوں کے لیے (مولانا ابوالاعلیٰ مودودی)

سوال ہو گا کہ بارش کے پانی میں آوازِ حق سننے والوں کے لئے کیا نشانی ہو سکتی ہے۔؟ نشانی یا دلیل تو اسی وقت ہو گی جب کہ آوازِ حق موجود ہو اور اس کو تشبیہ بارش کے پانی سے دی گئی ہو۔ قرآن میں متعدد جگہ بارش کے پانی کا ذکر ہے اور اس کو بطور دلیل پیش کیا گیا ہے کہ جیسے بارش کے پانی سے بنجر زمین سیراب ہو کر ہری بھری ہو جاتی ہے اسی طرح ایک مردہ قوم وحی الٰہی کے ذریعے زندہ ہوتی ہے۔ آیئے سورہ الانفال کی آیت نمبر ۱۱ کا مطالعہ کرتے ہیں۔۔۔،

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ

جس وقت مملکت نے اپنی طرف سے تم کو تمہاری کمزوری پر غلبہ بطور امن عطا کیا اور تم پر بلند مناصب سے احکاماتِ الٰہی پیش کئے تا کہ اس کے ذریعے غلط خیالات سے پاک کیا جائے اور قوتِ باطلہ کی باطل تعلیمات کی نجاست تم سے دور کر دے اور تمہارے دلوں کو مربوط کرے اور اس سے تمہیں ثابت قدم رکھے۔

مباحث:۔

مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً۔۔ لغوی ترجمے کے لحاظ سے اس کا ترجمہ ہو گا (آسمان سے پانی) لیکن کیا بارش کے پانی سے وہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے جن کا ذکر اس آیت میں ہو رہا ہے۔ اس آیت میں اس پانی سے۔۔

۱۔۔۔ لِّيُطَهِّرَكُم تمہاری طہارت ہو گی۔ یہ طہارت نہانے والی طہارت نہیں بلکہ قلبی طہارت کی بات ہے۔

66	وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ
	اور تمہارے لیے جانور نما لوگوں میں نشان عبرت ہے۔۔۔، ہم تم کو ان کے منتشر اور خونی لوگوں کے مابین پوشیدہ معاملات کے بارے میں مطلع کرتے ہیں۔۔۔۔جو ایک پر خلوص خوش حالی ہے۔۔۔، استفادہ کرنے والوں کے لئے نہایت خوش گوار۔

مباحث:۔

اس آیت میں بھی الْأَنْعَامِ کو ایک صالح قوم سے تشبیہ دی گئی ہے کہ اگر زندہ قوم ہو تو ان کے درمیان سے ایسے لوگ آتے ہیں جو اپنی قوم کے لئے اپنے ہی درمیان سے ایسے حالات پیدا کر دیتے ہیں جیسا ایک شیریں دودھ۔

67	وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ
	اور چنیدہ اور فائدہ مند اعمال کے نتائج سے تم سکون اور بہترین ضروریات زندگی حاصل کرتے ہو۔۔۔، یقیناً اس میں عقل والوں کے لئے نشان راہ ہے۔

مباحث:۔

68	وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ
	اور تیرے نظام ربوبیت نے صدقات کے مستحق افراد کو حکم دیا کہ سرداران قوم جمعیت اور اہل حاکمیت سے منسلک ادارے بناؤ۔

		مباحث:۔ اس آیت میں بھی شہد کی مکھی کو امیر جماعت سے تشبیہ دی ہے کہ وہ الْجِبَالِ مرد میدان اور الشَّجَرِ مختلف سوچ رکھنے والوں میں ڈیرا ڈالے اور وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ان لوگوں میں بھی جو بلندیوں میں بسیرا کرتے ہیں۔
	69	ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ
		پھر ہر قسم کے نتائج سے استفادہ کرو اور پھر اپنے نظام ربوبیت کی راہوں پر انکساری سے چلو۔ ایسی جماعت کے درمیان سے مختلف رنگ و نسل کے افراد بطور فائدہ مند جماعت نکلیں گے جو تمام انسانیت کے لئے شفا ہو گی۔۔۔، اس میں ان لوگوں کے لئے دلیل ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔
		مباحث:۔ اس آیت میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے دلیل ہے۔۔۔۔! انسانوں کے لئے اس آیت میں کس بات کی دلیل ہے۔۔۔؟ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا اور نرمی کے ساتھ خدائی راستہ پر چلے۔(علامہ جوادی) غور کیجئے کہ شہد کی مکھی کا نرمی اور سختی سے چلنا کیا معنی رکھتا ہے۔؟ دوسری بات۔۔۔، انسانوں کے لئے شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ان کے امراض کی شفا ہے۔۔۔ آج کوئی تحقیق کی بنیاد پر بتا سکتا ہے کہ کتنے امراض کی شفا شہد میں موجود ہے۔؟
	70	وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ

مملکت الٰہیہ نے ہی تم سب کو اخلاقیات کے اصول دیئے ہیں پھر وہی تمہیں بھرپور بدلہ دیتی ہے، اور تم میں ایسے بھی ہیں جو ذلت آمیز زندگی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے کے بعد بھی لا علم رہتے ہیں۔ بیشک مملکت الٰہیہ بربنائے قدرت علم والی ہے۔

مباحث:۔

یُرَدُّ ۔۔مادہ۔۔ر د د۔۔ معنی۔۔لوٹانا، ارتداد۔۔، مرتد ہونا، مردود۔

ارتداد کسی ایسی چیز کی طرف لوٹنا ہوتا ہے جو اس کی پہلی حالت ہوتی ہے۔ لوٹنے کے معنی ہی یہ ہیں کہ کوئی پہلی حالت کی طرف واپس لوٹ رہا ہے خواہ جسمانی ہو یا عقلی یا نظریاتی ہو۔

اس آیت میں جسمانی تو ہو نہیں سکتی کہ انسان کبھی بھی ایک دن پیچھے نہیں لوٹ سکتا۔ اور نہ ہی بڑھاپا ہو سکتا ہے کہ بڑھاپا پہلی حالت نہیں بلکہ آخری حالت ہوتی ہے۔ البتہ نظریات یا خیالات بدلتے رہتے ہیں اور بعض لوگ اعلیٰ نظریات کی وجہ سے بلند مقام حاصل کرنے کے باوجود کسی وقت مت ایسی ماری جاتی ہے کہ پھر پرانے نظریات کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور وہی ناقص زندگی علم ہونے کے باوجود پھر اپنا لیتے ہیں۔

مباحث ما قبل الآیت ۷۱:۔

اس آیت کا عمومی ترجمہ کسی انداز سے بھی صحیح تاثر نہیں دیتا۔ ''اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق کے معاملہ میں فضیلت (برتری) دی ہے پھر جن لوگوں کو یہ فضیلت دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں (اور زیردستوں) کو لوٹا دینے والے نہیں ہیں تاکہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں تو کیا وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟'' (عمومی ترجمہ)

اصل بات یہ ہے کہ خدا کی سب سے بڑی نعمت وحی الٰہی ہے جس کی بنیاد پر مملکت الٰہیہ کے قوانین بنائے جاتے ہیں اور ان قوانین کی بنیاد پر حکام کو منصب ملتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ علم و عقل کی بنیاد پر جو منصب ملتا ہے اس کو کسی دوسرے کو نہیں دیا جا سکتا کہ منصب تو مل جائے گا لیکن علم و عقل کی کمی سے اس منصب کے ضروریات کا تقاضہ پورا نہیں ہو سکتا۔

71	وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ	
	مملکت الٰہیہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر وسائل رزق کی ذمہ داری کے معاملے میں فضیلت دی ہے پھر جن لوگوں کو یہ فضیلت دی گئی ہے وہ اپنے وسائل رزق اپنے زیر دست لوگوں کو نہیں لوٹاتے۔۔۔۔۔کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں گے۔۔۔؟ توکیا وہ مملکت الٰہیہ کے وسائل نعمت کے معاملے میں کٹ حجتی کرتے ہیں؟	
72	وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ	
	مملکت نے تم ہی میں سے تمہارے لیے جماعتیں مقرر کیں اور ان جماعتوں سے تمہارے جانشین مقرر کئے اور پھر تیلے تیزی سے کام کرنے والے مددگار مقرر کئے۔اور مناسب و موزوں احکامات دئے۔ توکیا سرکشی کے ساتھ وہ امن قائم کریں گے اور مملکت کے احکامات سے انکار کرتے ہیں۔	
73	وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ	
	اور مملکت الٰہیہ کے بجائے وہ ایسوں کی تابعداری اختیار کرتے ہیں جو انہیں بلند و زیریں میں سے احکامات دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی استطاعت رکھتے ہیں	
74	فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ	

پس تم مملکت کے لئے مثالیں نہ گھڑو بے شک مملکت کو علم ہے اور تم نہیں جانتے۔

مباحث:۔
بنیادی طور پر اگر کسی چیز کے لئے مثال بیان کی جاتی ہے تو یا تو وہ مقابلتاً بہتر ہو گی یا کمتر۔ قدرت پر مبنی مملکت سے بہتر مملکت کا وجود ناممکن ہے اس لئے بہتر مثال کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ رہی کمتر مثال کی بات تو ظاہر ہے وہ مملکت الہیہ کے شایان شان نہیں۔ اس لئے ہر دو صورتوں میں مثال ناقص ہی ہو گی۔

75 ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَن رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُونَ ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

مملکت الہیہ ایک ایسے شخص کی مثال بیان کرتی ہے جو کسی کی ملکیت میں ہو اور کسی چیز کا اختیار نہ رکھتا ہو اور ایک دوسرا باشندہ ہے جسے ہم نے انتہائی حسین منصب دیا ہے اور وہ ظاہر اور پوشیدہ انفاق کرتا ہے۔۔ تو کیا یہ دونوں برابر ہیں۔؟۔۔سب حاکمیت مملکت الہیہ کے لیے ہے مگر ان کی اکثریت لا علم ہے۔

مباحث:۔

آیئے آپ کے سامنے ایک عمومی ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ایک غلام ہے کسی دوسرے کی ملک میں جو کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک دوسرا آدمی ہے جسے ہم نے اچھی روزی دے رکھی ہے اور وہ ظاہر اور پوشیدہ اسے خرچ کرتا ہے کیا دونوں برابر ہیں سب تعریف اللہ کے لیے ہے مگر اکثر ان میں سے نہیں جانتے۔

ان تراجم میں عَبْدًا مَّمْلُوكًا کا ترجمہ غلام کیا جاتا ہے۔ جو انسانیت کے کسی پہلو سے بھی مناسب نہیں ہے۔

دوسری بات کہ دوسرا شخص کس وجہ سے اچھی روزی کا حقدار ہو گیا؟ کیا اس لئے کہ اس کے پاس غلام اور لونڈیوں کی فوج موجود ہے۔ اسلام نے کبھی بھی غلام رکھنے کی اجازت نہیں دی یہ انسانیت پر ظلم کی انتہا ہے اور جنگل کا قانون ہے۔ صرف اسی بنیاد پر وہ تراجم رد کئے جا سکتے ہیں جن میں مترجم نے انسانوں کو غلام بنانے کی اجازت دے رکھی ہے۔

76	وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ
	مملکت الہیہ دو مرد میداں کی مثال دیتی ہے۔۔۔۔۔ ایک وہ جو عقل سے کام نہیں لیتا۔ اور، کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، اپنے سرپرست پر نرا بوجھ ہے، جدھر بھی وہ توجہ کرتا ہے کوئی خیر کی خبر نہیں لاتا ہے۔ دوسرا ایسا ہے کہ انصاف کا حکم دیتا ہے اور خود صراط مستقیم پر گامزن ہے۔۔!۔۔۔۔ کیا یہ دونوں یکساں ہیں؟
77	وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
	بلند وزیریں کے تمام راز مملکت الہیہ ہی کے لئے ہے اور کفار سے تصادم کی گھڑی تو جیسے لمحہ بصیرت ہو یا اس سے بھی قریب تر۔۔۔۔ ہے اور یقینا مملکت الہیہ ہر شے کے پیمانے بنانے کی صلاحیت رکھنے والا ہے۔

78	وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ	
	اور قوانین قدرت پر مبنی مملکت الہیہ ہی نے تمہیں تمہاری امتوں کے درمیان سے اس طرح نکالا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اسی نے تمہارے لئے سننے کے لئے کان دیکھنے کے لئے آنکھ اور فیصلہ کرنے کے لئے دل قرار دئے ہیں تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔	
	مباحث:۔ اس سورہ کی ان آیات میں لوگوں کو دعوت دینے اور مملکت الہیہ اور اس کے امر اُسے خطاب کے بعد عوام سے مخاطب ہو کر ان کو کچھ دلائل دئے جارہے ہیں اور نصیحت کی جارہی ہے۔ اور ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ان افراد کو جنہیں مملکت الہیہ نے منصب عطا کئے ہیں ان میں کچھ خوبی ہی دیکھی ہے۔ اس کے برعکس کسی ایسے شخص کو وہ منصب نہیں دیا جاسکتا جو عقل و فکر سے کام نہ لیتا ہو۔ اور جیسی کہ تم کو تمہاری قوموں کے درمیان سے نکال کر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کی تاکہ تم بھی اسی طرح کے فیصلے کر سکو جیسے کہ وہ لوگ جن کو مناصب عطا کئے گئے ہیں فیصلے کرتے ہیں۔	
79	أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ	
	کیا ان لوگوں نے ان شاہین صفت کو نہیں دیکھا جو تابع فرمان ہو کر بلندیوں کی فضا میں محو پرواز ہیں، جنہیں بجز قوانین قدرت کے کوئی اور تھامے ہوئے نہیں، بیشک اس میں امن قائم کرنے والوں کے لیے بڑے دلائل ہیں۔	

--
مباحث قبل الآیت رقم ۸۰:۔
اس آیت کا عمومی ترجمہ پیش خدمت ہے۔۔۔،
اور اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو وجہِ سکون بنایا ہے اور تمہارے لئے جانوروں کی کھالوں سے ایسے گھر بنا دیئے ہیں جن کو تم روزِ سفر بھی ہلکا سمجھتے ہو اور روزِ قیامت بھی ہلکا محسوس کرتے ہو اور پھر ان کے اون، روئیں اور بالوں سے مختلف سامانِ زندگی اور ایک مدت کے لئے کارآمد چیزیں بنا دیں۔
ایک اور ترجمہ پیش خدمت ہے جس میں صرف الفاظ کا تھوڑا سا فرق تو ہے لیکن مفہوم میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔
اللہ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو جائے سکون بنایا اس نے جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لیے ایسے مکان پیدا کیے جنہیں تم سفر اور قیام، دونوں حالتوں میں ہلکا پاتے ہو اُس نے جانوروں کے صوف اور اون اور بالوں سے تمہارے لیے پہننے اور برتنے کی بہت سی چیزیں پیدا کر دیں جو زندگی کی مدت مقررہ تک تمہارے کام آتی ہیں
ان ترجموں سے ایسا تاثر ملتا ہے جیسے قرآن عالمی اور ابدی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ ایک خاص زمانے کے لئے ہے۔ یہ کسی ایسے زمانے کی بات کر رہا ہے جب کہ جانوروں کی کھال سے گھر بنائے جاتے تھے۔اور جانوروں کی اون، ریشے اور بالوں سے استعمال کی چیزیں بنائی جاتی تھیں۔
دیکھئے ان تمام الفاظ کے معنی اور مفہوم کو تشبیہ کے انداز سے دیکھئے جو عام طور پر ہم اپنی زبان میں بھی استعمال کرتے ہیں۔
مثلاً ہم مغرب کے لوگوں کو چٹی چمڑی والے کہتے ہیں۔اور ایسی قوم کو جو جہالت کی عمیق گہرائیوں میں پڑی ہو اس کے لئے کہتے ہیں کہ یہ جانوروں کی زندگی سے بدتر زندگی گزار رہے ہیں۔جس طرح ہمارے مشرقی ممالک کے غریب پس ماندہ لوگوں کو وہاں کے امرا ایک جانور سے بھی بدتر زندگی گزارنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

ایک بات اور غور کرنے کی ہے کہ ایسے تمام مقامات پر لفظ جعل استعمال کیا جاتا ہے۔ جعل کے بنیادی معنی ہیں۔ ”مقرر کرنا“۔ مثلاً جب حکومت کسی کو جج کے منصب پر فائز کرتی ہے تو حکومت کے لئے کہا جاتا ہے اس نے فلان شخص کو جج بنا دیا ہے۔ یہ بنانا مقرر یا فائز کرنے کے معنوں میں آتا ہے نہ کہ کسی کی تخلیق کے معنوں میں۔

اس آیت میں بھی جعل مقرر کرنے اور فائز کرنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

80	وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ	
	اور تمہارے لئے تمہارے اداروں کو سکون کی جگہ مقرر کیا اور تمہارے لئے ان لوگوں کو بھی جو حیوانوں کی سی زندگی گزارتے تھے اور جن کو قیام اور کوچ کے وقت تم غیر اہم سمجھتے ہو ایک ادارے کی شکل دی۔ اور ان کی	

مباحث ماقبل الآیت ۸۱:۔
اس آیت کے ترجمے سے پہلے اس کا عمومی ترجمہ پر اگر غور کر لیا جائے تو اس آیت کا مفہوم بہتر انداز سے سمجھ آسکے گا۔آپ کی خدمت میں عمومی ترجمہ پیش کرتے ہیں۔
''اور اللہ ہی نے تمہارے لئے مخلوقات کا سایہ قرار دیا ہے اور پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائی ہیں اور ایسے پیراہن بنائے ہیں جو گرمی سے بچا سکیں اور پھر ایسے پیراہن بنائے ہیں جو ہتھیاروں کی زد سے بچا سکیں. وہ اسی طرح اپنی نعمتوں کو تمہارے اوپر تمام کر دیتا ہے کہ شاید تم اطاعت گزار بن جاؤ۔''
اس آیت میں چار وجوہات کی بنا پر امید کی گئی کہ شائد تم اطاعت گزار بن جاؤ۔
۱۔۔ مخلوقات کا سایہ قرار دیا ہے
۲۔۔پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائی ہیں
۳۔۔ایسے پیراہن بنائے ہیں جو گرمی سے بچا سکیں
۴۔۔ایسے پیراہن بنائے ہیں جو ہتھیاروں کی زد سے بچا سکیں
وہ اسی طرح اپنی نعمتوں کو تمہارے اوپر تمام کر دیتا ہے کہ شاید تم اطاعت گزار بن جاؤ۔''
آیئے ایک ایک نعمت کا جائزہ لیتے ہیں۔
انسان کے لئے ہر چیز کا سایہ بنایا۔۔۔۔۔۔۔اور ایسے پیراہن بنائے ہیں جو گرمی سے بچا سکیں۔
ہر چیز کا سایہ اور ایسے لباس جو گرمی سے بچا سکیں صرف مشرقی ممالک خاص طور پر عرب کی سرزمین پر تو گرمیوں میں کچھ کام آسکتے ہیں لیکن باقی ماندہ دنیا اور خاص طور پر جو خط استوا سے اوپر کے علاقے ہیں وہ تو انتہائی سرد علاقے ہیں ان کو تو اپنے سائے سے بھی تکلیف ہوتی ہے اور انہیں تو ایسے لباس چاہئے جو انہیں سورج کی گرمی سے بچانے کی بجائے ان کو گرمی دے سکے۔کیا قرآن صرف عربوں کی سرزمین کے لئے آیا تھا۔۔؟
۲۔۔پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائی ہیں۔
کیا قرآن نے منہ چھپانے والوں کو یا مجرم افراد کی پشت پناہی کے لئے پہاڑ بنائے۔۔۔؟پہاڑوں میں جا کر تو ڈاکو اور لٹیرے ہی چھپتے ہیں۔اور اب تو ایسے ایسے ہتھیار وجود میں آ گئے ہیں کہ پہاڑ بھی کسی مجرم کو نہیں بچا سکتے۔۔۔۔۔تو کیا قرآن صرف اسی زمانے کے لئے آیا تھا جب عرب کے لوگ لوٹ مار کرنے کے بعد پہاڑوں میں جا کر چھپ جاتے تھے۔۔۔؟
۔۔ایسے پیراہن بنائے ہیں جو ہتھیاروں کی زد سے بچا سکیں۔۔آج پیرہن کا کوئی مقصد نہیں۔آج کی جنگ تو ان طیاروں کی جنگ ہوتی ہے جو آرام

<table>
<tr><td>81</td><td>وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td>اور قدرت نے ہی ان میں سے جن کو اس نے قوانین عطا ہوئے پایا تمہاری حفاظت کے لئے مقرر کیا۔۔۔،اور مردمیداں میں سے بھی خطرے کے وقت بچانے والے یعنی ایسے خلفاء مقرر کئے جو تم کو دشمنی اور جنگ سے بچاتے ہیں۔</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="2">مباحث:۔
لَا اَخلعُ سَربَالاً سَربَلَنِيهِ اللهُ میں وہ لباس نہیں اتاروں گا جو اللہ نے مجھے عطا کیا ہے۔۔اور اس جگہ سرابیل سے مراد خلافت ہے(بحوالہ Lanes Lexicon)۔</td><td></td></tr>
<tr><td>82</td><td>فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td>پھر اگر نہ مانیں تو تم پر واضح پیغام پہنچا دینا ہی ہے۔</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="2">مباحث:۔
اس آیت کا مخاطب کوئی ایسا شخص ہے جس کے پاس ایسا اختیار نہیں ہے کہ وہ انکار کرنے والوں پر حکومتی احکامات کو نافذ کر سکے۔ ظاہر ہے کہ یہ خطاب رسالتمآب سے نہیں ہے۔ کیونکہ سورہ التوبہ تک اسلام کا نفاظ ہو چکا تھا، بلکہ یوں کہنا مناسب ہو گا کہ سورہ المائدہ میں ہی غلبہ حاصل ہو گیا تھا۔</td><td></td></tr>
<tr><td>83</td><td>يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ</td><td></td></tr>
</table>

وہ قوانین قدرت پر مبنی مملکت الٰہیہ کی نعمت پہچانتے ہیں پھر منکر ہو جاتے ہیں اور اکثر ان میں سے احکامات کے انکاری ہیں۔

84 وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ

اور جس دن ہم ہر قوم میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے پھر کافروں کو نہ تو اجازت دی جائے گی اور نہ ان کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔

مباحث:۔

يُسْتَعْتَبُونَ۔۔مادہ ع ت ب ۔۔ معنی کے لحاظ سے مثبت اور منفی دونوں پہلو سے استعمال ہوتا ہے۔۔۔یعنی عتاب اور مہربانی دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔

85 وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ

اور جب ظالم عذاب دیکھیں گے پھر نہ تو ان سے عذاب کو ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

86 وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ

اور جب مشرک اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے نظام ربوبیت کے ذمہ دار! یہی ہمارے شریک ہیں جن کی ہم تیرے سوا دعوت دیتے تھے پھر وہ انہیں جواب دیں گے کہ بلاشک وشبہ تم جھوٹے ہو۔

87	وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ	
	اور وہ اس دن مملکت الٰہیہ کے سامنے سلامتی پیش کریں گے اور جو جھوٹ گھڑا کرتے تھے وہ ان سے گم ہو جائیگا۔	
88	الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ	
	جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار رکھی اور لوگوں کو قوانین قدرت پر مبنی مملکت الٰہیہ کی راہ سے روکا۔ تو ہم نے ان کے فساد پھیلانے کی پاداش میں عذاب پر عذاب کا اضافہ کر دیا۔	
89	وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ	
	اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھا کھڑا کریں گے جو ان کے خلاف گواہی دے گا اور تم کو ان سب پر گواہ بنائیں گے اور ہم نے تم کو وہ کتاب دی ہے جو مملکت الٰہیہ کے ہر حکم کو کھول کر بیان کرتی ہے اور امن قائم کرنے والوں کے لئے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے۔	
90	إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ	
	مملکت الٰہیہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتی ہے اور احکامات میں رد و بدل کرنے اور احکامات کا انکار کرنے اور بغاوت پر اترنے سے روکتی ہے۔ اور مملکت تمہیں نصیحت کرتی ہے تاکہ احکامات کو یاد رکھ کر ان پر عمل پیرا رہو۔	

91 وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

مملکت الہیہ سے کئے ہوئے معاہدوں کو پورا کرو جبکہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو، اور اپنی حلفیہ واعدوں کو پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو جبکہ تم مملکت الہیہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو یقیناً مملکت الہیہ تمہارے سب افعال معلوم ہیں۔

92 وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ

اتنی کامیابی کے بعد تم کوئی ایسی غلطی نہ کرنا جس سے ساری محنت ضائع ہو جائے تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکر و فریب کا ذریعہ بناتے ہو۔ تاکہ ایک گروہ دوسرے سے زیادہ فائدہ حاصل کرے اور اللہ اس بات سے تمہاری آزمائش کرتا ہے اور یقیناً قیامت کے دن وہ تمہارے لئے وہ حکمت ظاہر کر دے گا جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔

مباحث:۔

كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا ۔(تم اس عورت کی مانند نہ ہو جانا جس نے بڑی مضبوطی سے سوت کاتنے کے بعد اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا)۔ عمومی ترجمہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ ایک محاورہ ہے جو ایسے وقت بولا جاتا ہے جب کہ بہت محنت کے بعد کوئی کامیابی حاصل ہو نے لگے تو کسی کی نادانی سے سب کئے کرائے پر پانی پھر جائے، عمومی ترجمے میں اس کا لفظ بہ لفظ ترجمہ ملتا ہے۔ گو کہ محاورے کا ترجمہ نہیں کیا جاتا یا تو اپنی زبان میں اس کا نعم البدل لکھا جائے یا پھر مفہوم کے ذریعے اسے سمجھایا جائے۔
اس مقام پر اگر پیچھے نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جو کامیابی قریب تھی کہ ملے وہ صرف کچھ لوگوں کی اس بات پر کہ انہوں نے اپنے معاہدات کو سامنے رکھ کر ایک دوسرے پر برتری جمانا چاہی جس کی وجہ سے تمام کامیابی ضائع ہونے کا امکان تھا۔

مباحث ماقبل الآیت ۹۳:۔

اس آیت کے عمومی ترجمے پر بھی غور کر لیا جائے تو مترجمین کی ترجمے کی غلطی کی طرف نشاندہی ہو جائیگی۔ ہمارا مقصد کسی کی توہین یا تذلیل نہیں ہے۔ عمومی ترجمہ پیش خدمت ہے۔۔

''اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنادیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تم جو کچھ کر رہے ہو اس کے بارے میں تم سے ضرور سوال کیا جائے گا۔''

ایک اور ترجمہ بھی دیکھ لیا جائے تو اندازہ ہو گا کہ ہمارے مترجمین نے ترجمہ کرتے ہوئے نہ صرف سیاق و سباق کا خیال نہیں رکھا بلکہ خالق کائنات کی شان میں گستاخی کا بھی نہ سوچا۔

اگر اللہ کی مشیت یہ ہوتی (کہ تم میں کوئی اختلاف نہ ہو) تو وہ تم سب کو ایک ہی امت بنادیتا، مگر وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈالتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست دکھادیتا ہے، اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کی بازپرس ہو کر رہے گی۔

سب سے پہلے تو اس آیت کی اہم باتوں کیطرف غور کرتے ہیں

۱۔۔''اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنادیتا'' لیکن اس نے جبراً سب کو ایک امت نہیں بنایا بلکہ ارادہ و اختیار دے کر پیدا کیا۔

۲۔۔''لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔'' ارادہ و اختیار دینے کے باوجود گمراہ بھی خود کیا اور ہدایت کا راستہ بھی خود سکھایا۔ اب سوچئے کہ اس ارادے و اختیار کا کیا فائدہ جب جبراً گمراہ بھی خود خالق نے کیا اور ہدایت یافتہ بھی خود خالق نے کیا۔۔۔۔؟؟؟

۳۔۔''اور تم جو کچھ کر رہے ہو اس کے بارے میں تم سے ضرور سوال کیا جائے گا۔'' اور خود گمراہی اور ہدایت کا باعث بننے کے باوجود خالق ان اعمال کی بازپرس ضرور کرے گا جو انسان کرتا ہے۔

ایک ہی آیت کے غلط ترجمے کی وجہ خالق کی شان میں کتنی گستاخی ہوئی یہ مترجمین نے سوچا ہی نہیں۔

93	وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

اگر قدرت کی منشاء ہوتی تو وہ تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، مگر جو شخص چاہتا ہے اسے قدرت گمراہی میں پڑا رہنے دیتی ہے اور جو شخص ہدایت چاہتا ہے اسے ہدایت کا راستہ دکھاتی ہے، اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس ہوگی۔

مباحث:۔
اس آیت میں صرف "مَن" کی نسبت اللہ کی طرف کرکے قرآن کی تمام تعلیمات کی نفی کردی۔ اور دوسرے مذاہب کے عقائد کی نقالی میں اتنے آگے بڑھ گئے کہ یہ بھی نہ دیکھا کہ ایک ہی آیت میں تین متضاد باتیں لکھ دی ہیں۔

94 وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدتُّمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

اور اپنے معاہدات کو آپس میں اس بات کا ذریعہ نہ بناؤ کہ قدم جم چکنے کے بعد لڑکھڑا جائیں اور اس وجہ سے کہ تم نے لوگوں کو خدا کے رستے سے روکا تم کو عقوبت کا مزہ چکھنا پڑے۔ پھر تو تمہارے لئے بڑی سخت سزا ہوگی۔

95 وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ

اور مملکت الٰہیہ سے جو تم نے معاہدہ کیا ہے اس کو تھوڑی سی منفعت کے بدلے مت بیچو۔ کیونکہ بلاشک و شبہ جو صلہ مملکت الٰہیہ کے ہاں مقرر ہے وہ اگر سمجھو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

96 مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ ۖ وَمَا عِندَ اللَّهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ باقی رہتا ہے کہ اور جو لوگ مملکت کے احکامات پر ڈٹ گئے ہم اُن کو ان کے اعمال کا انتہائی حسین بدلہ دیں گے۔

97	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	
	جو شخص اصلاحی اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت یعنی وہ امن کا قائم کرنے والا ہوگا تو ہم اس کو انتہائی موزوں حیات عطا کرینگے اور اُن کے اعمال کا نہایت حسین صلہ دیں گے۔	
98	فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ	
	پھر جب تم احکامات قرآن کو سمجھاؤ تو سرکش لوگوں کے مقابلے پر مملکت الہیہ کی پناہ طلب کر لیا کرو۔	
99	إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ	
	یقیناً اُسے اُن لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو امن قائم کرنے والے ہیں اور اپنے نظام ربوبیت پر بھروسا کرتے ہیں۔	
100	إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُم بِهِ مُشْرِكُونَ	
	اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے ساتھ مشرک بن جاتے ہیں۔	
101	وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ ۙ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ	
	جب ہم ایک حکم یا دلیل کی جگہ دوسرا حکم یا دلیل پیش کرتے ہیں اور مملکت الہیہ بہتر جانتی ہے کہ وہ کیا پیش کرے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم گھڑتے ہو اصل بات یہ ہے کہ اِن میں سے اکثر لوگ لاعلم ہیں۔	

102	قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ	
	اِن سے کہو کہ اِس حکم کو تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے ایک عظیم تمام عیب سے پاک مملکت نے حق کے ساتھ پیش کیا ہے۔ تاکہ امن قائم کرنے والوں کو ثابت قدم رکھے اور سلامتی دینے والوں کو ہدایت اور خوش خبری دے۔	

مباحث:۔

رُوحُ الْقُدُسِ کیا ہے۔ علماء کی نظر میں تو یہ بائبل کی مذہبی داستانوں میں بیان کردہ اور رومن دیومالائی قصوں سے ماخوذ ایک دیومالائی قسم کی مخلوق ہے جس کا نام جبرئیل ہے۔ اس کے متعلق قرآن کیا کہتا ہے۔۔؟ جبرئیل کا ذکر قرآن میں کل تین مرتبہ آیا ہے، سورہ البقرہ کی آیات ۹۷ اور ۹۸ اور سورۃ التحریم کی آیت نمبر ۴ میں۔

آیئے پہلے سورہ البقرہ کی آیات کا مطالع کرتے ہیں۔

قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۹۷﴾ کہہ دو کہ جو شخص احکامات جبرئیل کا دشمن ہو تو اس نے تو جبریل کو اپنے قانون کے مطابق تمہارے دل پر نازل کیا ہے جو ان کے پاس موجود احکام کی تصدیق کرتی ہے، اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔

مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ﴿۹۸﴾ جو شخص مملکت خداداد کا اور اس کے نافذین احکام کا اور اس کے پیغامبروں کا اور اس کے احکامات کا اور احکام کی وکالت کرنے والوں (میکال) کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کی مملکت دشمن ہے۔

پورا قرآن گواہ ہے کہ کفار نے جب کبھی بھی دشمنی کی ہے تو وہ احکامات سے دشمنی کی ہے۔ اس آیت سے پہلے بنی اسرائیل کی تاریخ بتاتے ہوئے اسی بات کو واضح کیا گیا ہے کہ جب کبھی بھی ان کو احکامات کو ماننے کی دعوت دی گئی تو انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا اور سرکشی پر اتر آئے۔ قرآن میں کہیں بھی جبرئیل سے دشمنی کی بات نہیں کی گئی ہے۔ یہ کہانی روایات کی دین ہے یاد رکھیے قرآن نہ تو کسی فرشتہ نما مخلوق کی بات کرتا ہے اور نہ ہی کسی ایسے فرشتہ کی جس کا نام جبرئیل تھا۔ جبرئیل تو سو فیصد یہودی عقائد کی دین ہے آیئے اس آیت کا لفظ بہ لفظ ترجمہ کرتے ہیں۔

قُلْ کہہ دو مَن جو كَانَ ہے عَدُوًّا دشمن لِّجِبْرِيلَ جبریل کا فَإِنَّهُ تو یقیناً نَزَّلَهُ نازل کیا اس کو عَلَىٰ قَلْبِكَ تمہارے قلب پر بِإِذْنِ اللَّهِ اپنے قانون نزول کے مطابق مُصَدِّقًا مصدق ہے لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اس کی جو ان کے پاس ہے وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ اور ہدایت اور خوشخبری مومنوں کے لیے۔ اس آیت میں دو جگہ ضمیر واحد مذکر غائب کی آئی ہے فانّہ میں ضمیر کا مرجع مملکت ہے اور دوسری جگہ نزّلہ میں ضمیر کا مرجع کتاب ہے۔

103	وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ	
	اور ہمیں خوب معلوم ہے کہ وہ کہتے ہیں اسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے حالانکہ جس کی طرف نسبت کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے۔	
	مباحث:۔ أَعْجَمِيٌّ ۔۔۔مادہ ع ج م ۔۔معنی۔۔،ابہام اخفاء سکوت اور خاموشی۔عرب لوگ شائد اس زمانے میں بھی اپنے آپ کو افلاطون سمجھتے تھے اس لئے عرب کے علاوہ ان کی نظر میں سب کی زبان ابہام سے بھری تھی۔اس لئے غیر عرب کو عجمی کہتے تھے بلکہ آج بھی گدھا سمجھتے ہیں۔حالانکہ قرآن اعراب کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا ہے۔	
104	إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ	
	یقیناًوہ لوگ جو مملکت االہیہ کے احکامات کے ساتھ امن قائم نہیں کرتے انہیں مملکت بھی رہنمائی نہیں کرتی اور ان کے لیے دردناک سزا ہے۔	
105	إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ	
	جھوٹ تو صرف وہی لوگ گھڑتے ہیں جو مملکت الہیہ کے احکامات کے ساتھ امن قائم نہیں کرتے اور یہی لوگ تو جھوٹے ہیں۔	

106	مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
	علاوہ اس کے کہ جو مملکت الہیہ کے احکامات کے انکار پر مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل امن کے لئے مطمئن ہو....یعنی جو شخص بھی امن میں آنے کے بعد مملکت کے احکامات کا انکار کرے...اور انکار کے لئے سینہ کشادہ رکھتا ہوا س کے اوپر مملکت کی طرف سے غضب ہے اور اس کے لئے بہت بڑی سزا ہے۔
107	ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ
	یہ اس لیے کہ انہوں نے ادنٰی زندگی کو اعلٰی زندگی سے زیادہ محبوب رکھا۔ یقیناً اللہ تعالٰی کافر لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔
108	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ
	یہ وہی لوگ ہیں کہ جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر قوانین قدرت نے مہر کر دی ہے اور یہی لوگ تو غافل ہیں۔
	مباحث:۔ اس آیت میں دلوں کانوں اور آنکھوں پر مہر سے مراد ہے کہ یہ لوگ کھلی آنکھوں سے ان لوگوں کا انجام دیکھتے ہیں جو مملکت الہیہ کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور کسی صحیح بات پر کان نہیں دھرتے اور سن کر بھی ان سنی کر دیتے ہیں اور عقل ہونے کے باوجود صحیح فیصلہ نہیں کرتے۔
109	لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ

	کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ آخر کار خسارہ اٹھانے والے ہیں۔	
110	ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِن بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ	
	پھر بے شک تیرا انظام ربوبیت ان کے لئے جنہوں نے مصیبت میں پڑنے کے بعد ہجرت کی پھر جد و جہد کرتے رہے اور اپنے مؤقف پر ڈٹ گئے بے شک تیرا انظام ربوبیت اس کے بعد بارحمت انتہائی حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔	
111	يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ	
	جس دن ہر شخص اپنے ہی لیے جھگڑتا ہوا آئے گا اور ہر شخص کو اس کے عمل کا بھرپور ابدلہ دیا جائے گا اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائیگا۔	
112	وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ	
	اور قوانین قدرت پر مبنی مملکت الہیہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتی ہے جہاں ہر طرح کا امن چین تھا اس کی روزی بافراغت ہر جگہ سے چلی آتی تھی پھر قوانین قدرت کے نعمتوں کی ناشکری کی تو قدرت نے ان کے برے کاموں کے سبب سے جو وہ کیا کرتے تھے انہیں بھوک اور خوف کا مزہ چکھایا۔	
113	وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ	

	اور ان کے پاس ان ہی میں سے ایک رسول آیا تھا پس انہوں نے اس کو جھٹلایا تو اس حالت میں کے وہ ظلم کرتے تھے ان کو سزا نے آپکڑا۔	
	مباحث ماقبل الآیت:۔ دیکھئے اس یت میں ایک دفعہ پھر رزق کی بات ہو رہی ہے۔اور ہم اب تک تمام مقامات میں یہ دیکھ چکے ہیں کہ ''رزق'' کھانے پینے کی اشیاء کی بجائے وحی الٰہی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔صرف اسی سورہ کے مضامین کو ہی دیکھ لیں تو معلوم ہو جائے گا کہ کسی ایک جگہ بھی کھانے پینے کی بابت بات نہیں کی گئی ہے۔یہ سورہ صرف ایک ہی مضمون کے گرد گھوم رہی ہے کہ ان علاقوں کے لوگوں کی جو ابھی مملکت الٰہیہ کے شہری بنے ہیں ان کی تربیت کس طرح کی جائے۔ دیکھئے جب تک آپ سورہ کے مرکزی مضمون یا اس کے عمود کو متعین نہیں کریں گے سورہ میں ربط قائم نہیں کر پائیں گے اور پھر یہی کہنے پر مجبور ہونگے کہ قرآن میں ربط نہیں ہے اور اس میں کبھی تحریری انداز ملے گا تو کبھی تقریری انداز۔	
114	فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ	
	پس قدرت نے اس وحی الٰہی سے جو جائز اور موزوں تعلیم تم کو عطا کی ہے اسے حاصل کرو اور اگر تم اسی کی تابعداری کرتے ہو تو قدرت کی عطا کردہ وحی کا صحیح استعمال کرو۔	
115	إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	
	اس نے تم پر المیتۃ اور الدم اور لحم الخنزیر اور ہر وہ اعلان جو مملکت الٰہیہ کے خلاف کسی کے لیے کیا جائے، حرام کر دیا ہے۔البتہ جو اضطراری کیفیت میں ہو تو اس کے لیے کوئی روک نہیں بشرطیکہ مملکت الٰہیہ کے قوانین کی نافرمانی نہ کرے اور حدود فراموشی نہ کرے۔بے شک مملکت الٰہیہ بار حمت حفاظت فراہم کرنے والی ہے۔	

مباحث:۔

اس آیت میں تمام الفاظ معرفہ ہیں یعنی المیتۃ، الدم، الخنزیر جس کا مطلب ہے یہ عام مردار خون اور عام خنزیر کی بات نہیں ہو رہی ہے۔ تفصیل کیلئے "کتابچہ حرام وحلال" کے تحت دیکھئے۔ یہاں مختصراً اتنا جان لیجئے کہ۔

المیتۃ مردار جانور نہیں بلکہ وہ قوم یا لوگ جو مردوں کی زندگی گزارتے ہیں، جن کو قرآن نے سورۃ الانعام میں أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا

يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ()

الدم کے بنیادی معنی خون ہوتے ہیں قرآن چونکہ ایک اصلاحی معاشرہ کی تشکیل کی بات کر رہا ہے اس لیے جب کسی کی محنت کا ثمر اڑا لیا جاتا ہے تو محاورتاً کسی کا 'خون چوسنا، خون خرابا کرنا' وغیرہ بولا جاتا ہے۔

لحم الخنزیر مرکب ہے لحم اور خنزیر کا۔ لحم مادہ "ل ح م" بنیادی معنی۔ کپڑے کے تانے بانے کا جوڑ، اسی سے جوڑنا، ٹانکہ لگانا، ٹھیک کرنا، پختہ کرنا۔ چونکہ گوشت میں بھی ریشے تانے بانے کی طرح ایک دوسرے میں گتھے ہوتے ہیں اس لیے گوشت کو لحم کہتے ہیں۔

خنزیر ایک جانور کا نام ہے۔ قرآن نے کچھ انسانوں کو اس جانور سے تشبیہ دی ہے۔ آیئے اس کی وجہ دیکھتے ہیں۔ سورۃ المائدہ میں ارشاد ہے

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِندَ اللَّهِ مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا

وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ (۰)

(انتہائی شری شخص جس کو قوانین قدرت اپنی نعمتوں سے محروم کر دیں اور جس پر غضب بھی نازل ہو، ایسے لوگوں کو قدرت نے بندر اور خنزیر بنا دیا ہو، یعنی یہ شیطان کے چیلے بنا دیئے گئے ہوں، ایسے لوگ اپنی جگہ پر انتہائی شری اور صراط مستقیم سے دور جا چکے ہوتے ہیں۔)

بنیادی طور پر خنزیر ہر قوم میں برائی کی علامت کے طور پر جانا جاتا ہے اور اس کی وجہ اس کے نام کے استعمال میں موجود ہوتی ہے۔ اس مقام پر کیونکہ قرآن انسانوں کی محنت کے ثمرہ کے حوالے سے بات کر رہا ہے اس لیے خنزیر کی خود غرضی اور نفس پرستی کی خصلت زیادہ موزوں مفہوم پیش کرے گی۔ اسی لیے ایسی معیشت جو خود غرضی پر مبنی ہو "economy based on pig philosophy" کہلاتی ہے۔

لحم الخنزیر کے معنی ہیں ایسے خنزیر صفت لوگوں سے تعلقات بنائے رکھنا۔ آیئے حرام اور حلال پر ایک حتمی آیت آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ سورۃ یونس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ()

مباحث ماقبل الآیت:۔

اس سے پہلے کہ ہم کچھ عرض کریں آپ کی خدمت میں چند تراجم پیش کرتے ہیں۔

اور یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے اور وہ حرام، تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھا کرو جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے۔(ابوالاعلیٰ مودودی)

اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا،

(احمد رضا خاں صاحب)

اور اپنی زبانوں سے جھوٹ بنا کر نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ اللہ پر بہتان باندھو بے شک جو اللہ پر بہتان باندھتے ہیں انکا بھلا نہ ہوگا

(مولانا احمد علی)

اور یوں ہی جھوٹ جو تمہاری زبان پر آجائے مت کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ خدا پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو۔ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں ان کا بھلا نہیں ہوگا(فتح محمد جالندھری)

(خبردار) تمہاری زبانوں پر جو جھوٹی بات آجائے (اور وہ جھوٹے احکام لگائیں) ان کے متعلق نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام! اس طرح تم اللہ پر جھوٹا افترا باندھو گے بے شک جو لوگ خدا پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پاتے۔(محمد حسین نجفی)

اب آپ خود فیصلہ کیجئے کہ کیا حلال ہے اور کیا حرام۔۔۔۔۔؟

116 وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ

اور وہ بات مت کہو جو تمہاری زبانیں گھڑتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام تاکہ تم مملکت الٰہیہ پر بہتان طرازی کرو۔۔۔بے شک وہ لوگ جو مملکت الٰہیہ پر جھوٹ گھڑیں وہ فلاح نہیں پاتے ہیں۔

مباحث:۔
ہم تو سمجھتے ہیں کہ قرآن میں کہیں بھی پرانے مذاہب سے کوئی چیز مستعار نہیں لی گئی ہے اور نہ ہی کسی نئے مذہب کی ابتدا کی گئی ہے۔یہ قرآن تو ایک استحصالی معاشرے سے فرعونیت ھامانیت (مذہبی پیشوائیت) اور قارونیت کے استحصال کو ختم کرنے آیا تھا۔ جسے پھر ان ہی استحصالی طبقوں نے مل کر مذہبی رنگ دے دیا۔اور نہ صرف مذہبی پیشوا نے اس میں کردار ادا کیا بلکہ قارون نے بھرپور مالی مدد کی اور فرعون نے بھی حفاظت فراہم کی۔اور دیکھ لیجئے آج بھی یہی تین طبقات ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے نظر آئینگے۔

117 مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

فائدہ تو تھوڑا سا ہے مگر ان کی سزا دردناک ہے۔

مباحث:۔
یقین جانئے کہ اگر یہ آیت ہی لوگوں کو سمجھ آجائے تو معاشرہ جنت نظیر بن جائے۔
اپنے ارد گرد نظر ڈالئے آپ کے کتنے عزیز اقربا کس مپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں، اور غور کیجئے کہ کیا استحصالی طبقے کو وہ کچھ حاصل ہو جاتا ہے جس کی اسے امید تھی۔۔۔؟

118 وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ ۖ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

اور جو لوگ اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں ہم نے ان پر بھی حرمت کے وہی احکامات لاگو کئے جو تم کو پہلے سنا چکے ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے۔

مباحث:۔
بنیادی طور پر جس طرح آج کا مسلم صرف نام کا مسلم رہ گیا ہے اور سلامتی دینے کو بھول گیا ہے اور اپنے آپ کو ایک مذہب کا پیروکار سمجھتا ہے اسی طرح ایک قوم بھی تھی جسے ہدایت دی گئی تھی اور اس کو ہدایت یافتہ لقب دیا گیا تھا لیکن جیسے ہم لوگ امن و سلامتی کو چھوڑ کر بھی اپنے آپ کو مسلم و مومن سمجھتے ہیں اسی طرح اس قوم نے بھی احکامات کو چھوڑ کر اپنے آپ کو ہدایت یافتہ یعنی ھادو یا یہودی کہلوایا۔

119	ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ	
	پھر بھی تیرا نظام ربوبیت ان کے لیے جو جہالت سے برے کام کرتے رہے پھر اس کے بعد انہوں نے توبہ کر لی اور اصلاحی عمل کئے بے شک تیرا نظام ربوبیت اس کے بعد بھی یقیناً بار حمت انتہائی حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔	
120	إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ	
	بے شک امت ابراہیم احکامات الٰہی پر مبنی مملکت کی یکسوئی سے فرمانبردار امت تھی اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔	
121	شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ	
	اس کی نعمتوں کا صحیح استعمال کرنے والا اسے قدرت نے پسند کیا اور اسے صراط مستقیم کی ہدایت عطا کی۔	
122	وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ	
	اور ہم نے اسے ادنٰی زندگی میں بھی حسین بدلہ دیا اور وہ انجام کار بھی مصلحین میں سے تھا۔	
123	ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ	
	پھر ہم نے تم کو حکم دیا کہ تم یکسوئی کے ساتھ ملت ابراہیم کی پیروی کرو اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔	
124	إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ	

السبت توانہی لوگوں پر تھوپا گیا تھا جنہوں نے وحی الٰہی کے معاملے میں اختلاف کیا تھا، اور تمہارا نظام ربوبیت دین کے قیام کے وقت ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کردے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کرتے تھے۔

مباحث:۔

اسی جگہ جان لیجیے کہ السبت کوئی 'دِن' کی بات نہیں ہے بلکہ یہ اہل کتاب کی وہ روش ہے جو انہوں نے الطور یعنی وحی الٰہی کے ساتھ اختیار کی ہوئی تھی۔

السَّبْتُ ۔۔مادہ۔س ب ت ۔۔معنی۔۔ السَّبْتُ کے بنیادی معنی کاہلی، سستی، لاپرواہی کے ہیں۔

إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

احکامات کی طرف سے کاہلی توانہی لوگوں پر تھوپی گئی تھی جنہوں نے وحی الٰہی کے معاملے میں اختلاف کیا تھا،

دیکھ لیجیے کہ السبت تو تھوپا گیا تھا۔اگر یہ کوئی "کسی دن" کا نام ہوتا تو اس کو کیونکر تھوپا جا سکتا ہے۔اور ان ہی لوگوں پر تھوپا گیا تھا جنہوں نے احکامات سے میں اختلاف کیا۔یہی حال آج کل ہمارا ہے کہ ہم قرآن کو چھوڑ کر بقول علامہ اقبال کن کن خرافات میں کھو گئے ہیں۔۔۔۔؟معلوم نہیں۔۔۔!

125 ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ

اپنے نظام ربوبیت کے راستے کی طرف دانشمندی اور عمدہ نصیحت سے دعوت دو۔۔۔۔اور ان سے انتہائی حسین انداز سے بحث کرو۔۔۔بے شک تیرے نظام ربوبیت کے علم میں ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے۔۔۔۔۔اور ہدایت یافتہ کو بھی خوب جانتا ہے۔

126	وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ ۖ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ	
	اور اگر تعقب کرو تو اتنا ہی تعقب کرو جتنا تمہارا تعقب کیا گیا ہے اور اگر تم صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔	
127	وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ	
	اور صبر کر اور تیرا صبر کرنا مملکت الہیہ ہی کے ساتھ ہے۔ اور ان پر افسوس نہ کر اور ان کی چالوں سے تنگ دل نہ ہو۔	
128	إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ	
	بے شک مملکت الہیہ ان کے ساتھ ہے جو مملکت کے احکامات سے ہم آہنگ رہتے ہیں اور وہ جو احسان کی روش اختیار رکھتے ہیں۔	